سوال

(157) جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے آواز بلند کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ جب جنازہ لے جارہے ہوتے ہیں تو 'کلمہ شہادت' کی صدا بلند کرتے ہیں۔ راولپنڈی میں ایسے مواقع پر کئی دفعہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ لوگ کلمہ شہادت اور دیگر نظمیں وغیرہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ ایسا کرنا شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسا کرنا قطعاً جائز نہیں کیونکہ جنازے کے ساتھ خاموشی سے چلنا چاہیئے۔ ارشاد نبوی ہے:

(لاتتبع الجنازة بصوت ولانار) (ابوداؤد، الجنائز، فی النار یتبع بها المیت، ح: 3171، اس کی سند ضعیف ہے، مسند احمد 528/2)

''جنازے کے ساتھ آواز اور آگ نہ جائے۔''

صحابہ کے طرزِ عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

"کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرهون رفع الصوت عند الجنائز" (السنن الکبریٰ از بیہقی، الجنائز، کراهیة رفع الصوت فی الجنائز 74/4، ح: 7182، کتاب الزهد لابن المبارک، ص: 83)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنازوں کے پاس بلند آواز ناپسند کرتے تھے۔''

امام نووی رحمة اللہ علیہ (شارح مسلم) فرماتے ہیں:

جنازے کے ساتھ بالکل خاموشی سے چلنا چاہیئے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور دیگر سلف صالحین کرتے تھے۔ قراءت قرآن، ذکر یا کسی اور دوسری چیز کو بلند آواز سے نہ پڑھا جائے۔ اس کی حکمت بالکل واضح ہے۔ آدمی کے خیالات وافکار پُرسکون اور مجتمع رہتے ہیں۔ وہ جنازے اور موت کے بارے میں غور کرسکتا ہے اور یہی بات اس موقع پر مطلوب اور یہی صحیح ہے۔'' (الاذکار، ص: 203)

لہذا اہل اسلام کا طریقہ یہی ہونا چاہیے کہ جنازے کے ساتھ خاموشی اختیار کریں۔ اس صورت میں وہ عیسائیوں کی مشابہت سے بھی بچ سکتے ہیں کیونکہ وہ ایسے مواقع پر بلند اور غمگین آواز سے گا گا کر انجیل اور دوسرے اذکار پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 398

محدث فتویٰ